از عدالتِ عظمیٰ

نیتاشا پال

بنام

مہارشی دیانند یونیورسٹی روہتک ودیگراں

تاریخ فیصلہ: 23 جنوری 1996

[اے ایم احمدی، چیف جسٹس، سوہاس سی سین اور کے ایس پریپورن جسٹس صاحبان]

تعلیم:

ڈینٹل کالج - داخلہ / ہجرت - B.D.S. دوسرے سال کے کورس کا طالب علم - ہجرت کے لیے درخواست - قرار پایا کہ، ہجرت کے لیے اہلیت کا فیصلہ قابلیت، سکونت اور کئی دیگر عوامل کی بنیاد پر کیا جائے گا - اگرچہ ایک یونیورسٹی سے دوسری یونیورسٹی میں ہجرت کا دعوی حق کے طور پر نہیں کیا جا سکتا، لیکن یونیورسٹی ہجرت کے سوال کا فیصلہ من مانی طور پر اور وائس چانسلر کی خواہشات کے مطابق نہیں کر سکتی - وائس چانسلر کو کچھ اصولوں کی پابندی کرنی چاہیے اور ان اصولوں کا اطلاق ہر امیدوار پر یکساں طور پر ہونا چاہیے۔

درخواست گزار، دوسرے سال کے BDS طالب علم K.L.E.S ڈینٹل کالج اینڈ ہاسپٹل، بیلگام، کرناٹک نے دوسرے سال کے BDS کورس 1993-94 کے لیے گورنمنٹ ڈینٹل کالج روہتک میں ہجرت کے لیے درخواست دی۔ ڈینٹل کالج، روہتک کے ڈین کی سربراہی میں ایک ذیلی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جو ہجرت کے لیے درخواستوں پر کارروائی کرے گی۔ 8 آسامیاں تھیں، اور چونکہ اس دوران یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے ایک امیدوار کو داخلہ دینے کی اجازت دی تھی، اس لیے ذیلی کمیٹی نے 1991 میں طے شدہ رہنما اصول کی بنیاد پر سات طلباء کے ناموں کی سفارش کی، جس میں نمبر شمار 3 پر اپیل کنندہ کا نام بھی شامل تھا۔ تاہم وائس چانسلر نے ذیلی کمیٹی کی سفارشات کو نظر انداز کرتے ہوئے سات دیگر امیدواروں کی ہجرت کی اجازت دی۔ اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے سامنے رٹ پٹیشن دائر کی۔ عدالت عالیہ کے سنگل جج نے یونیورسٹی کو اپیل کنندہ کے داخلے کے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لیے ایک اضافی نشست بنانے کی ہدایت کی۔ یونیورسٹی کی طرف سے دائر لیٹرز پیٹنٹ اپیل میں، عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے انتخاب کو منسوخ کر دیا اور حکام کو درخواستوں پر نئے سرے سے کارروائی کرنے کی ہدایت کی۔ نالاں اپیل کنندہ نے اپیل دائر کی۔

جواب دہندگان کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ ہجرت قانونی حق نہیں ہے؛ کہ 1991 میں وائس چانسلر کی تشکیل کردہ کمیٹی کی طرف سے میڈیکل کے طلبا کی ہجرت کے لیے تجویز کردہ رہنما اصول کو مؤخر الذکر نے قبول نہیں کیا تھا اور اس لیے ان رہنما اصول کا کوئی پابند اثر نہیں تھا؛ اور یہ کہ صرف تعلیمی قابلیت ہجرت کی بنیاد نہیں ہو سکتی، خاص طور پر جب اپیل کنندہ ہریانہ میں آباد نہیں تھا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

1.1 قرار پایا کہ اگرچہ ایک یونیورسٹی سے دوسری یونیورسٹی میں ہجرت کا دعوی حق کے معاملے کے طور پر نہیں کیا جا سکتا، لیکن یونیورسٹی من مانی طور پر اور وائس چانسلر یا متعلقہ کالج کے پرنسپل کی مرضی کے مطابق ہجرت کے سوال کا فیصلہ نہیں کر سکتی۔

1.2. فوری معاملے میں، کوئی تسلی بخش وضاحت نہیں دی گئی ہے کہ امیدواروں کے انتخاب کے لیے تشکیل دی گئی ذیلی کمیٹی کی سفارشات کو مکمل طور پر کیوں نظر انداز کیا گیا۔ نہ ہی اس بات کی کوئی وضاحت ہے کہ سال 1991 میں اس مقصد کے لیے تشکیل دی گئی کمیٹی کی طرف سے امیدواروں کی ہجرت کے لیے بنائے گئے رہنما اصول کو کیوں قبول نہیں کیا گیا، اور اس طرح کے رہنما اصول کی عدم موجودگی میں کہ امیدواروں کی ہجرت کی اجازت دینے کے لیے پابند معیارات کیا تھے، وائس چانسلر کو ہجرت کے سوال کا فیصلہ کرنے کے لیے کچھ اصولوں کی پابندی کرنی چاہیے اور اصولوں کا اطلاق ہر امیدوار کے معاملے میں یکساں طور پر ہونا چاہیے۔

1.3. ہجرت کے لیے اہلیت کا فیصلہ قابلیت کے ساتھ ساتھ سکونت اور کئی دیگر عوامل کی بنیاد پر کیا جانا چاہیے۔ یہ فرض کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ امیدواروں کی اہلیت کا فیصلہ کرنے میں ذیلی کمیٹی نے سکونت کے عنصر کو نظر انداز کیا تھا۔ اپیل کنندہ نے ہجرت کی درخواست کے ساتھ ایک ڈومیسائل سرٹیفکیٹ منسلک کیا تھا جس میں اس کی ماں کو پچھلے کئی سالوں سے ریاست ہریانہ کا مستقل ملازم ہونے کی نشاندہی کی گئی تھی۔ ذیلی کمیٹی کی رپورٹ پر نہ تو ہائی کورٹ کے سامنے اور نہ ہی اس عدالت کے سامنے اعتراض کیا گیا۔ وائس چانسلر کو کچھ جائز بنیادوں پر ذیلی کمیٹی کی رپورٹ کو خارج

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرنے کا حق حاصل ہے۔ ایسا نہ کرنے کے بعد، وائس چانسلر ذیلی کمیٹی کے ذریعے کیے گئے انتخاب کو من مانی طور پر خارج نہیں کر سکتا۔

2. اگرچہ وائس چانسلر نے انتخاب غیر ذمہ دارانہ انداز میں کیا ہے، لیکن اس مرحلے پر مدعا علیہ کالج میں منتقل ہونے والے امیدواروں کے مطالعہ کے کورس میں مداخلت کرنا مناسب نہیں ہو گا۔ ان حالات میں عدالت عالیہ کے سنگل جج کا حکم بحال کیا جاتا ہے اور اپیل گزار کو روہتک کے ڈینٹل کالج میں داخلہ لینے کی اجازت دی جانی چاہیے۔ اگر ضروری ہو تو اس مقصد کے لئے ایک اضافی نشست فراہم کی جا سکتی ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2310، سال 1996۔

1994 میں ایل پی اے نمبر 212 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 23.2.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

ایچ این سالوے، پی پی راؤ، آر کے کپور، پی ورما، انیس احمد خان، اے ماریار پوتھم، راجیش کمار شرما، مس شالو شرما، گڈول اندور، اشوک مہاجن، رنجن مکھرجی، اشوک گروور، اے کمار مٹر اینڈ کمپنی، پنکج کالرا، سی ایس اشری، ندھیش گپتا، ایس کے شرما، ارون کے سنہا، للت بہل، مس سروچی اگروال شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس سین نے سنایا

یہ اپیل نیتاشا پال کی طرف سے دائر ایک رٹ پٹیشن سے پیدا ہوئی ہے۔ ان کا معاملہ یہ ہے کہ انہوں نے KLES ڈینٹل کالج اینڈ ہاسپٹل، بیلگام [کرناٹک] میں داخلہ لیا۔ پہلے سال کا پروفیشنل BDS امتحان پاس کرنے کے بعد، انہوں نے دوسرے سال کے کورس کے لئے گورنمنٹ ڈینٹل کالج، روہتک میں ہجرت کے لئے درخواست دی۔ نیتاشا کا معاملہ یہ ہے کہ بیلگام کا ڈینٹل کالج ایک تسلیم شدہ ادارہ تھا اور اسے پچھلے امتحانات میں اس کی کارکردگی کی بنیاد پر داخلہ دیا گیا تھا۔ ہجرت کے لئے اپنی درخواست کے ساتھ، انہوں نے بیلگام کالج سے این او سی بھی منسلک کیا، جس میں اس بات کی تصدیق کی گئی تھی کہ وہ کالج کی ایک حقیقی طالبہ ہیں جو سال 1993-94 کے BDS کورس کے دوسرے سال میں پڑھ رہی ہیں۔ نیتاشا کی درخواست 4 اگست 1993 کو روہتک کے ڈینٹل کالج کے دفتر کو موصول ہوئی اور اسے نمبر شمار 4293 پر نشان زد کیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document

مہارشی دیانند یونیورسٹی [مختصر طور پر 'ایم ڈی یونیورسٹی'] کو ملک بھر کے مختلف کالجوں سے ہجرت کے لیے کل 49 درخواستیں موصول ہوئی تھیں۔ درخواستوں پر کارروائی کے لئے ایک ذیلی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔

ذیلی کمیٹی کی سربراہی روہتک کے ڈینٹل کالج کے ڈین کر رہے تھے۔ 49 درخواستوں میں سے 23 امیدواروں کو اہل پایا گیا اور بقیہ 26 درخواستیں خارج کر دی گئیں۔ ذیلی کمیٹی نے مندرجہ ذیل ناموں کی سفارش کی:

1.	ارادھنا مشرا	411/540
2.	امند ایس نیئر	419/600
3.	نیتاشا پال	416/600
4.	نوین چھابرا	411/600
5.	پنیت	409/600
6.	پنیت بترا	408/600
7.	رشی ماجتھیا	405/600

تعلیمی سال 1993-94 کے لیے ڈینٹل کالج، روہتک میں ہجرت کے لیے آٹھ خالی نشستیں دستیاب تھیں۔

یہ الزام لگایا گیا ہے کہ یہ انتخاب ذیلی کمیٹی نے یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی تشکیل کردہ کمیٹی کی طرف سے تیار کردہ رہنما اصول کی بنیاد پر کیا تھا۔ یہ رہنما اصول 20 فروری 1991 کو طے کیے گئے تھے اور تب سے ان پر عمل کیا جا رہا ہے۔ ان رہنما اصول کے مطابق، ہجرت کے لیے درخواستیں BDS 1993-94 کورس کے دوسرے سال میں داخلے کے لیے نتائج کے اعلان کے تین ماہ کے اندر دی جانی تھیں۔ درخواستیں 8 اکتوبر 1993 یعنی نتائج کے اعلان کے تین ماہ کے اندر طلب کی گئی تھیں۔

تاہم وائس چانسلر نے یونیورسٹی کے اصولوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اور درخواستیں دینے کی آخری تاریخ ختم ہونے سے پہلے ہی منیش مدن کو 14 ستمبر 1993 کو ڈینٹل کالج، روہتک میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ چونکہ ایک نشست وائس چانسلر کے نامزد منیش مدن کے پاس گئی تھی،

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document

اس لیے صرف سات نشستیں پر کی جانی باقی رہیں اور ان حالات میں ذیلی کمیٹی نے خالصتاً قابلیت کی بنیاد پر صرف سات امیدواروں کے ناموں کی سفارش کی۔

ذیلی کمیٹی کی طرف سے اپنی سفارشات پیش کرنے کے بعد، وائس چانسلر نے ایک بار پھر سفارشات کو نظر انداز کیا اور ہجرت کی اجازت دی۔

1. مس پنیت
2. مس بندو بنسل
3. مسٹر سمیت ملک
4. مس مونیکا بھاسن
5. مس پوجا بترا
6. مسٹر منوج متل
7. مسٹر ترون کمار بھوٹانی

نیتاشا کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا ہے کہ وائس چانسلر اور ڈینٹل کالج روہتک کے ڈائریکٹر / پرنسپل نے ذیلی کمیٹی کی سفارشات، داخلے کے لیے مقرر کردہ رہنما اصول اور امیدواروں کی فہرست قابلیت کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا ہے اور اپنی وجوہات کی بنا پر انہوں نے زور زبردستی اور من مانی انداز میں داخلے کے لیے اپنی پسند کے افراد کا انتخاب کیا ہے۔

نہ تو وائس چانسلر اور نہ ہی ڈینٹل کالج کے پرنسپل نے الزامات کی تردید کرنے کے لیے کوئی بیان حلفی پیش کیا۔ تاہم، پرنسپل اور وائس چانسلر کی جانب سے یونیورسٹی کے رجسٹرار کی جانب سے درج ذیل عدالت میں بیان حلفی دائر کیا گیا تھا۔ نیتاشا پال کی طرف سے وائس چانسلر یا پرنسپل کے خلاف ذاتی طور پر لگائے گئے سنگین الزامات کی تردید کرنے کا یہ طریقہ مکمل طور پر غیر تسلی بخش ہے۔ ہجرت کے لیے امیدواروں کے مبینہ من مانی انتخاب کے لیے ان کے خلاف سنگین الزامات کو پورا کرنے کے لیے، وائس چانسلر اور پرنسپل کو الزامات کی تردید کرنے والے حلف نامے کے ساتھ پیش ہونا چاہیے تھا۔

رجسٹرار شری دیویندر سنگھ نے یونیورسٹی کی جانب سے اس عدالت میں بیان حلفی دائر کیا ہے۔ اس میں، انہوں نے ایک قانونی نقطہ لیا ہے کہ ہجرت کوئی قانونی حق نہیں ہے اور محض یہ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حقیقت کہ یونیورسٹی نے کچھ امیدواروں کو دیگران کی ترجیح میں ہجرت کی اجازت دی ہے، رٹ پٹیشن کی بنیاد نہیں ہو سکتی۔

یہ سچ ہے کہ ہجرت کا دعوی ایک یونیورسٹی سے دوسری یونیورسٹی میں حق کے معاملے کے طور پر نہیں کیا جا سکتا لیکن یونیورسٹی ہجرت کے سوالات کا فیصلہ من مانی طور پر اور وائس چانسلر یا ڈینٹل کالج کے پرنسپل کی خواہشات کے مطابق نہیں کر سکتی۔

بیان حلفی میں کوئی تسلی بخش وضاحت نہیں دی گئی ہے کہ امیدواروں کے انتخاب کے لیے تشکیل دی گئی ذیلی کمیٹی کی سفارشات کو مکمل طور پر کیوں نظر انداز کیا گیا۔ بیان حلفی میں رجسٹرار نے تسلیم کیا ہے کہ ایک ذیلی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس میں ڈاکٹر (محترمہ) ایم ایل چندا، ڈاکٹر بی آر اروڑا اور ڈاکٹر وی کے گروور BDS کورسز کے لیے امیدواروں کے ہجرت کے معاملات کا جائزہ لیں گے۔ ڈینٹل کالج نے اس ذیلی کمیٹی کا قیام اس واحد مقصد کے ساتھ کیا تھا کہ اہل امیدواروں کو نااہل امیدواروں سے الگ کیا جائے اور انہیں صرف قابلیت کی بنیاد پر درج کیا جائے۔ مزید کہا گیا ہے کہ اس کمیٹی کی سفارش کو کبھی بھی اکیڈمک کے سامنے نہیں رکھا گیا اور اس لیے اس کی سفارش کو پابند نہیں سمجھا جا سکتا۔

مزید یہ دلیل دی گئی ہے کہ اگرچہ وائس چانسلر نے میڈیکل کے طلبا کی ہجرت کے لیے رہنما اصول مرتب کرنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی اور کمیٹی نے 20 فروری 1991 کو رہنما اصول کے ایک سیٹ کی سفارش کی تھی، لیکن ان رہنما اصول کو وائس چانسلر نے ابھی تک قبول نہیں کیا ہے۔ لہذا، ان رہنما اصول کا کوئی پابند اثر نہیں ہے۔

مزید کہا گیا ہے کہ تعلیمی قابلیت ایک یونیورسٹی سے دوسری یونیورسٹی میں ہجرت کی بنیاد نہیں ہو سکتی۔ میڈیکل کالج میں داخلہ فہرست قابلیت پر مبنی ہو سکتا ہے، لیکن ہجرت کے لیے بہت سے دوسرے عوامل کو بھی مد نظر رکھنا پڑتا ہے۔ کسی طالب علم کی ایک یونیورسٹی سے دوسری یونیورسٹی میں ہجرت کی اجازت دینے سے پہلے امیدواروں کی مشکلات، امیدواروں کے سکونت اور مختلف دیگر عوامل پر غور کیا جانا چاہیے۔ فوری معاملے میں، نیتا شا پالا اپنے آپ کو اہل نہیں کر سکی کیونکہ وہ ہریانہ میں سکونت نہیں تھی۔ اس لیے انہیں کسی دوسری یونیورسٹی سے ایم ڈی یونیورسٹی، روہتک میں منتقلی کے لیے قبول نہیں کیا جا سکا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کئی وجوہات ہیں جن کے لیے اس دلیل کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔ کوئی تسلی بخش وضاحت نہیں دی گئی ہے کہ اس مقصد کے لیے تشکیل دی گئی کمیٹی کی طرف سے امیدواروں کی ہجرت کے لیے بنائے گئے رہنُما اصول کو کیوں قبول نہیں کیا گیا۔ اس طرح کے رہنُما اصول کی عدم موجودگی میں وہ پابند اصول کیا تھے جن کی بنیاد پر امیدواروں کی ہجرت کے سوال کا فیصلہ کرنا ہے؟ درحقیقت یونیورسٹی کی جانب سے یہ موقف اختیار کیا گیا ہے کہ ہجرت حق کا معاملہ نہیں ہے اور اس معاملے میں وائس چانسلر کی بلاروک ٹوک صوابدید ہے۔ ہمارے خیال میں، وائس چانسلر کو ہجرت کے سوال کا فیصلہ کرنے کے لیے کچھ اصولوں کی پابندی کرنی چاہیے اور اصولوں کا اطلاق ہر امیدوار کے معاملے پر یکساں طور پر ہونا چاہیے۔ وائس چانسلر یا ان کی جانب سے کسی نے یہ نہیں بتایا کہ 20 فروری 1991 کو کمیٹی کی طرف سے تجویز کردہ رہنُما اصول کو کیوں قبول نہیں کیا گیا۔

مزید یہ کہ یہ فرض کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ امیدواروں کی اہلیت کا فیصلہ کرنے میں ذیلی کمیٹی نے سکونت کے عنصر کو نظر انداز کیا تھا۔ درحقیقت، اپیل کنندہ نے ہجرت کے لیے اپنی درخواستوں کے ساتھ سکونت سرٹیفکیٹ منسلک کیا تھا۔ اپیل کنندہ کی ماں پچھلے کئی سالوں سے ریاست ہریانہ کی مستقل ملازم ہے۔ یہ فرض کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ذیلی کمیٹی نے معاملے کے اس پہلو کو نظر انداز کیا تھا۔ درج ذیل عدالت میں ٹرائل جج نے صحیح طور پر اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ اگر وائس چانسلر نے ذیلی کمیٹی کی رپورٹ کے باوجود امیدوار کے سکونت پر کچھ شک کا اظہار کیا تھا، تو اسے نیتا شاپال سے اس کا سکونت ثابت کرنے کا مطالبہ کرنا چاہیے تھا۔

ایک اور نکتہ یہ اٹھایا گیا کہ ذیلی کمیٹی نے فہرست قابلیت تیار نہیں کی تھی بلکہ صرف ان امیدواروں کی فہرست تیار کی تھی جو ہجرت کے اہل تھے۔ اس دلیل کا ایک بار پھر کوئی مطلب نہیں ہے۔ اہلیت کا فیصلہ قابلیت کے ساتھ ساتھ سکونت اور کئی دیگر عوامل کی بنیاد پر کیا جانا چاہئے۔ یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ ذیلی کمیٹی نے کسی غیر متعلقہ مواد پر کارروائی کی تھی یا کسی بھی متعلقہ مواد کو مد نظر رکھنے میں ناکام رہی تھی۔ درحقیقت ذیلی کمیٹی کی رپورٹ کو نہ تو نیچے کی عدالتوں میں اور نہ ہی اس عدالت کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ وائس چانسلر کو کسی جائز بنیاد پر ذیلی کمیٹی کی رپورٹ خارج کرنے کا حق حاصل ہے۔ ایسا نہ کرنے کے باوجود وائس چانسلر ذیلی کمیٹی کی جانب سے کیے گئے انتخاب کو من مانے طریقے سے خارج نہیں کرسکتے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اگلا سوال یہ ہے کہ ان حالات میں اپیل گزار کس راحت کا حقدار ہے۔ اپیل کورٹ نے انتخاب کو منسوخ کر دیا ہے اور داخلے کے نئے عمل کی ہدایت کی ہے۔ لیکن اس سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا، کیوں کہ داخلہ سال، سال 1993-94 پہلے ہی ختم ہو چکا ہے۔ اس مرحلے پر، 1993-94 کورس میں داخلے کے لئے یہ عمل نئے سرے سے شروع نہیں کیا جا سکتا ہے.

ٹرائل کورٹ نے یونیورسٹی کو ہدایت دی تھی کہ وہ نیتاشا کو داخلہ دے اور اس مقصد کے لئے ایک اضافی نشست بنائے۔ ٹرائل کورٹ کو ایسا کرنے پر مجبور کرنے کی وجہ یہ تھی کہ کئی امیدواروں کو پہلے ہی شامل کیا جا چکا تھا۔ ان امیدواروں نے اپنے پرانے کالجوں کو چھوڑ دیا ہے اور ہجرت کر چکے ہیں اور دراصل روہتک کے ڈینٹل کالج میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ان حالات میں، اس مرحلے پر ان کے مطالعہ کے کورس میں مداخلت کرنا مناسب نہیں ہو گا. یونیورسٹی نے کہا کہ اضافی نشست کی تخلیق سے ڈینٹل کالج کے لئے مسائل پیدا ہوں گے۔ لیکن یہ صورت حال وائس چانسلر کی جانب سے اختیار کیے گئے انتخاب کے سخت طریقہ کار کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ ان حالات میں ہم ہدایت دیتے ہیں کہ ٹرائل کورٹ کے حکم کو بحال کیا جائے اور نیتاشا پال کو روہتک کے ڈینٹل کالج میں داخلہ لینے کی اجازت دی جائے۔ اگر ضروری ہو تو اس مقصد کے لئے ایک اضافی نشست فراہم کی جا سکتی ہے۔

ان حالات میں ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، 23 فروری 1995 کو اپیل کے تحت حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور 15 دسمبر 1993 کے ٹرائل کورٹ کے فیصلے اور حکم کو بحال کرتے ہیں۔ اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جائے گا.

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document